احناف کی جمیع احادیث عند الفقہاء والمحدثین بالکل صحیح ثابت وحجت ہیں

الحدیث الصحیح

1-فھو الحدیث الذی یتصل اسنادہ بنقل العدل الضابط الی منتہاہ ولا یکون شاذا ولا معلاً-

مقدمہ ابن صلاح ج۱ ص۲ مکتبہ الفارابی

یعنی ثقہ (معتبر) راوی ثقہ راوی سے نقل کرے سند متصل ہو اور معلل اور شاذ نہ ہو۔

2۔جب کوئی فقیہ یا محدث کسی حدیث سے احتجاج یا استدلال کرے تو وہ حدیث اس کے نزدیک صحیح ہوتی ہے۔

تلخیص الحبیر لابن حجر ج ۲ ص ۱۴۳، تدریب الراوی للسیوطی ج ۱ ص ۶۳، ۶۲ قواعد فی علوم الحدیث ص ۵۷

3-ایک حدیث کی جب متعدد اسناد ہوں

ألا ترى كثرة طرق الضعيف تخرجه عن الضعف

الكتاب : فواتح الرحموت ج3ص378

وبكثرة الطرق يصحح

شرح نخبة الفكر ص35

4۔جب کسی حدیث کو تلقی بالقبول حاصل ہو جائے وہ حدیث بھی صحیح وحجت ہوتی ہے

ملاحظہ فرمائیں۔

((ان الحديث الضعيف اذا تلقته الأمة بالقبول عمل به على الصحيح حتى أنه ينزل منزلة المتواتر في أنه ينسخ المقطوع))

و عند الحنفية يعدون الضعيف اذا تلقاه العلماء بالقبول في حيز المتواتر كما نص عليه الجصاص

الكتاب : اثر علل الحديث في اختلاف الفقهاء ج1ص27

فقد نقل المتأخرون عن جمع من الشافعية والحنفية والمالكية والحنابلة أنهم يقطعون بصحة الحديث الذي تلقته الأمة بالقبول

الكتاب : النكت للحافظ ابن حجر ج1ص68

الثالث أن الحديث الضعيف إذا تلقته الأمة بالقبول عمل به على الصحيح حتى إنه ينزل منزلة المتواتر في أنه ينسخ المقطوع ولهذا قال الشافعي في حديث " لا وصية لوارث " إنه لا يثبته أهل الحديث ولكن الامة تلقته بالقبول وعملوا به حتى جعلوه ناسخا لآية الوصية للوارث

[النكت على مقدمة ابن الصلاح - الزركشي]

الكتاب : النكت على مقدمة ابن الصلاح ج1ص390

المؤلف : بدر الدين أبي عبد الله محمد بن جمال الدين عبد الله بن بهادر

الناشر : أضواء السلف – الرياض

كلاما لابن تيمية عن الحديث إذا تلقته الأمة بالقبول، وابن تيمية ينقل عن جماعة –عن أهل الحديث, وعن غيرهم من أهل الكلام والأشاعرة, وغيرهم-: أن الأمة إذا تلقت الحديث بالقبول ؛ فهو مقطوع بصحته.

الكتاب : شرح إختصار علوم الحديث ج1ص70

المؤلف : إبراهيم اللاحم

مصدر الكتاب : موقع جامع شيخ الإسلام ابن تيمية.

یعنی ضعیف حدیث جس کو امت قبول کرلے تو صحیح قول کے مطابق وہ قابل عمل ہو جاتی ہے بلکہ اس کو متواتر کا درجہ مل جاتا ہے خاص طور احناف کے نزدیک جب ضعیف حدیث کو علماء قبول کرلیں تو ایسی ضعیف حدیث متواتر کے درجہ میں آجاتی ہے۔

یاد رہے یہ صرف احناف ہی کا مسلک نہیں بلکہ ائمہ اربعہ کے نزدیک یہی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

یعنی ائمہ اربعہ کے نزدیک یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ جس حدیث وامت قبول کرلے وہ یقینی طور پر صحیح ہے۔

یعنی ابن یتیمیہ رحمہ اللہ محدثین متکلمین واشاعرہ وغیرہم سے نقل کرتے ہیں کہ جب کسی حدیث کو امت قبول کرلے تو وہ حدیث یقینا صحیح ہوتی ہے۔

قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ محدثین کے ہاں تین طرح کی احادیث صحیح وحجت ہے اور قابل عمل بھی۔

الحمدللہ ھماری احناف کي احادیث وہ بالکل صحیح وحجت ہیں کیونکہ بعض احادیث کی سند بالکل صحیح ہے جو کہ معلل وشاذ ہونے سے بھی پاک ہے اور بعض احادیث سے محدثین اور فقہاء نے استدلال کرکے ان کو صحیح قرار دے دیا ہے اور بحمداللہ ان تمام احادیث کو تلقی بالقبول کا شرف حاصل ہیں تو پھر ان احادیث کا صحیح وحجت ہو یقینی طور پر ثابت ہے۔ لہٰذا یہ بات روزروشن کی طرح واضح ہوگئی کہ احناف کي جمیع احادیث عندالفقہاء والمحدثین بالکل صحیح ثابت وحجت ہیں اور ان کو ضعیف باطل یا مردود کہنا بالکل بے بنیاد اور غلط ہے جس کا تحقیق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

وللہ الحمد

ازقلم: آصف احمد فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور